'روزہ اور طبی مسائل' چند گزارشات

ڈاکٹر افتخار برنی ○

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن کے مئی ۲۰۲۰ء کے شمارے میں ایک اہم مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون کا عنوان ہے: 'روزہ اور طبی مسائل' اور اس کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق پیشے کے اعتبار سے میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ روزے کے دوران مختلف ادویات اور انجکشن کے استعمال کی مناسبت سے پروفیسر صاحب نے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ بحیثیت مجموعی ان کی آرا سے مجھے اتفاق ہے مگر روزے کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے کچھ باتیں محل نظر ہیں۔

● ایک عام مشکل کا سامنا اکثر روزے داروں کو کرنا پڑتا ہے کہ روزے کی حالت میں آنکھ، ناک اور کان میں دوا ڈالی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں پروفیسر صاحب رقم طراز ہیں: ''آنکھ میں دوا ڈالنے کے بارے میں فقہا کی عمومی رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کان کے اندرونی پردے کے صحیح اور سالم ہونے کا سو فی صد یقین ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ شک کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ ماہر ڈاکٹر سے تصدیق کرلی جائے۔ پردہ پھٹا ہو یا اس میں سوراخ ہو تو دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا''۔ ناک اور کان میں دوا ڈالنے کے حوالے سے محترم مضمون نگار کی رائے سے ہمیں اتفاق ہے مگر آنکھ کے بارے میں ان کی رائے سے ہمیں شدید اختلاف ہے۔ یہ معاملہ تھوڑی سی وضاحت کا طلب گار ہے۔ برصغیر میں عمومی طور پر فتاویٰ کی معروف کتاب فتاویٰ عالمگیری کو رہنمائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب مغل حکمران اورنگ زیب عالم گیر کے دور میں مرتب کی گئی تھی۔ اس بات کو تین سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ اپنے عہد کی عظیم تصنیف ہے اور آج کے دور میں بھی

○ میڈیکل ڈائریکٹر، الخدمت رازی ہسپتال، اسلام آباد

مفید ہے مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ کتاب انسانوں نے مرتب کی تھی اور ان کی راے میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ آنکھ اور کان کی ساخت یا Anatomy کے حوالے سے اس کتاب میں بنیادی غلطی موجود ہے۔ اسی غلطی کو ہمارے دور کے علما کی اکثریت نے نظرانداز کیا ہے۔

فاضل مضمون نگار بھی آنکھ کی حد تک اسی غلط روش پر گامزن ہیں۔ ہمارے علما کی اکثریت کا خیال ہے کہ آنکھ معتاد راستہ نہیں بلکہ کان معتاد راستہ ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آنکھ کا تعلق ایک باریک نالی یا Duct کے ذریعے حلق اور بعدازاں معدے سے ہوتا ہے، جب کہ ایک صحت مند کان کا تعلق معدے سے نہیں ہوتا۔ اپنی اسی غلط فہمی کی بنیاد پر ہمارے علما روزے کے دوران آنکھ میں دوا ڈالنے کی اجازت دیتے ہیں اور کان میں دوا یا قطروں کا استعمال ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آنکھ میں دوا کے قطرے ڈالے جائیں تو ان کے اثرات حلق تک پہنچتے ہیں اور بعض اوقات دوا کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ گریہ وزاری کے دوران آنسو آنکھ سے خارج ہوتے ہیں مگر ایک نمکین ذائقہ ہمیں حلق میں محسوس ہوتا ہے۔ اس لیے روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے سے احتراز کرنا ہوگا۔ کان کے بارے میں پروفیسر صاحب کی راے درست ہے۔ جب تک کان کا پردہ مجروح یا Perforated نہ ہو اس وقت تک کان کا تعلق حلق اور معدے سے نہیں ہوتا اور دوا کا استعمال روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ اس معاملے میں احتیاط احسن ہے۔

- انجکشن کے استعمال کے بارے میں پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:

> انجکشن چاہے جلد، گوشت یا رگ میں لگایا جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ روزہ ٹوٹنے کے لیے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ کوئی چیز بدن میں معتاد راستے سے داخل ہو، مثلاً منہ، ناک یا مقعد کے ذریعے۔ غیر معتاد راستے سے کسی چیز کے بدن میں داخل ہونے سے اصولاً روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہاں فاضل مضمون نگار نے ایک بنیادی اصول بیان کر دیا ہے کہ انجکشن کسی بھی نوعیت کا ہو اور کسی بھی ذریعے سے استعمال ہو، وہ روزہ ٹوٹنے کا باعث نہیں بنتا۔ یہ اصول بیان کرنے کے بعد کچھ تحفظات کا اظہار بھی فرماتے ہیں:

> اگر کوئی مریض پیاس بجھانے کے لیے اور بھوک مٹانے کے لیے روزے میں انجکشن

(ڈرپ) کا استعمال کرتا ہے تو یہ روزے کی روح کے خلاف ہے اور اس مقصد یا اس نیت سے انجکشن کا استعمال انتہائی نامناسب حرکت ہے لیکن اگر یہ درد یا بخار کا زور توڑنے کے لیے استعمال کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

پروفیسر صاحب کی اس راے سے عجیب و غریب صورتِ حال جنم لیتی ہے۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انجکشن کے مذکورہ بالا استعمال سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے مگر یہ روزے کی روح کے خلاف ہے اور انتہائی نامناسب حرکت ہے۔ اس راے کی عملی تطبیق خاصی مشکل ہے اور بے شمار اشکالات پیدا ہوجاتے ہیں، مثلاً ایک شخص شدید نقاہت محسوس کرتا ہے اور ڈاکٹر اسے گلوکوز کی ڈرپ لگا دیتا ہے تو غالباً اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ مریض کی اپنی نیت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح روزے کی حالت میں ذیابیطس کا مریض گلوکوز کی کمی یا Hypoglycemia کا شکار ہوسکتا ہے اور ڈاکٹر کے مشورے سے اسے بین الورید گلوکوز دیا جاسکتا ہے۔ ہمارے محترم مضمون نگار کے مطابق ایسے شخص کا روزہ بھی فاسد نہیں ہوگا۔ ایک اور صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پانی کی شدید کمی یا Dehydration کی وجہ سے کسی شخص کو نمکیاتی محلول یا Normal Saline کا بین الورید استعمال کرایا جائے۔ غالباً اس کا روزہ بھی قائم رہے گا کیونکہ ایسا شخص بدنیت نہیں ہے اور اس نے معتاد راستوں سے کوئی چیز بدن میں داخل نہیں کی ہے۔

دراصل مضمون نگار کے پیشِ نظر فقہا کی وہ عمومی راے ہے کہ غیر معتاد راستوں، مثلاً جلد، گوشت یا رگ کے ذریعے جسم میں کسی چیز کے دخول سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہم یہاں بھول رہے ہیں کہ فقہا کی یہ راے اس وقت سامنے آئی تھی جب انجکشن یا ڈرپ وغیرہ کے استعمال کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اس وقت جلد اور گوشت کے ذریعے جسم میں کسی چیز کا دخول کیڑوں اور حشرات الارض کے کاٹنے سے ہوتا تھا اور معمولی رطوبت جسم میں داخل ہوجاتی تھی۔ یہ ایک غیر ارادی عمل ہوتا تھا اور انسان کی اپنی خواہش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔

کیڑے کے کاٹنے کے حوالے سے فقہا کی راے کا انطباق انجکشن اور ڈرپ پر نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں نئے سرے سے اجتہاد کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ آج کل Parenteral Nutrition کا طریقہ بھی معروف ہوچکا ہے، جس میں ورید کے ذریعے

اہم غذائی اجزا مریض کے جسم میں داخل کیے جاتے ہیں۔ بہت سارے مریض تو ایسے ہیں جو برسوں سے کچھ کھائے پیئے بغیر صرف Total Parenteral Nutrition کی بنیاد پر زندہ ہیں۔ ہمارے ہر اجتہاد کے پس منظر میں یہ معروضی حقیقت موجود ہونی چاہیے کہ آج انجکشن کا استعمال جسم کو غذائیت فراہم کرنے کے متبادل طریقے کے طور پر معروف ہو چکا ہے۔

ہم جو کچھ منہ کے راستے کھاتے پیتے ہیں اس میں کچھ طبعی اور کیمیائی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ بعدازاں غذائی مواد معدے کے راستے آنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ کچھ مقعد اور پیشاب کے راستے خارج ہو جاتا ہے اور کچھ دورانِ خون میں شامل ہو کر جزوِ بدن بن جاتا ہے۔ ہم جو کچھ انجکشن کے ذریعے جسم میں داخل کرتے ہیں وہ نظامِ انہضام میں جائے بغیر دورانِ خون میں شامل ہو جاتا ہے اور اپنا کام کر کے یا تو جزوِ بدن بن جاتا ہے یا پھر جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ آخری نتیجہ دونوں صورتوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اس آخری نتیجے کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں روزے کی حالت میں انجکشن کے استعمال کا فیصلہ کرنا ہوگا۔

روزہ فاسد ہونے کی وجوہ پر جس انداز سے گفتگو کی گئی ہے، اسے دیکھ کر لگتا ہے کہ پروفیسر صاحب برصغیر کی روایتی فکر کے تحت فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۴ سے ۱۷ جون ۱۹۹۷ء میں کاسابلانکا، مراکش میں اسلامی فقہی کونسل کی نویں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں طبی ماہرین اور جید علما نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے چند روز بعد جدہ (سعودی عرب) میں اسلامی فقہی کونسل کی دسویں کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ ان دونوں کانفرنسوں میں دیگر مسائل کے ساتھ روزہ فاسد ہونے کی طبی وجوہ پر ماہرین نے عوام الناس کے لیے جو ہدایات جاری کیں، ان فتاویٰ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱- غذائیت والے انجکشن لینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

۲- غذائیت والے انجکشن کا استعمال ایسے ہی ہے جیسے منہ کے راستے کھانا پینا۔

۳- روزے کی حالت میں نمکیاتی محلول یا Normal Saline کا بین الورید استعمال بھی روزے کو فاسد کر دیتا ہے۔[1]

---

[1] فتاویٰ اللجنۃ الدائمہ، ۹/۱۷۸ و ۱۰/۲۵۲؛ مجموعہ فتاویٰ ورسائل العثیمین، ۱۹/۲۱ و ۱۹/۲۰۴؛ شیخ ابن العثیمین، مجالس شہر رمضان، ص ۷۰

درحقیقت یہ مریض یا ڈاکٹر کی نیت کا مسئلہ نہیں ہے۔ معروضی حقیقت یہ ہے کہ روزے کی حالت میں ایک شخص کو انجکشن کے ذریعے غذائی مواد یا نمکیاتی محلول فراہم کیا جارہا ہے اور یہ عمل روزہ فاسد ہونے کا باعث بنتا ہے۔

بعض علما کی راے روزے کی حالت میں انجکشن کے حوالے سے اور زیادہ سخت ہے اور وہ ہرقسم کے انجکشن کے استعمال پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انجکشن خواہ غذائیت بخش ہو یا درد اور بخار کے لیے استعمال کیا جائے، دونوں صورتوں میں پانی یا محلول کی مناسب مقدار جسم میں داخل ہوکر دورانِ خون کا حصّہ بن جاتی ہے۔ جب معتاد راستوں سے جسم میں داخل ہونے والی اشیا کی ہم تخصیص نہیں کرتے تو یہ تخصیص انجکشن کی صورت میں بھی نہیں ہوگی۔ کسی شخص کو روزے کی حالت میں اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ چھوٹی سی ایک گولی بغیر پانی کے نگل جائے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا حالاں کہ ایک چھوٹی سی گولی بھوک اور پیاس پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ یہی اصول انجکشن کے معاملے میں بھی لاگو ہوگا۔

یہاں فقہ کے ایک اور بنیادی اصول کو ذہن میں رکھنا ہوگا۔ اس اصول کے مطابق جس شے کی زیادہ مقدار حرام ہوتی ہے اس کی کم مقدار بھی حرام ہوتی ہے۔ شراب اور دیگر نشہ آور اشیا مقدار سے قطع نظر ہرحال میں حرام قرار دی گئی ہیں۔ روزے کی حالت میں پانی کا ایک گھونٹ یا گلاس دونوں حرام اور روزے کے فاسد ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح انجکشن خواہ ایک ملی لٹر ہو یا پانچ سو ملی لٹر دونوں صورتوں میں ممنوع ہوگا۔ بریلوی مکتبۂ فکر کے صاحبِ تفسیر اور ممتاز عالمِ دین مولانا غلام رسول سعیدیؒ نے بڑے سائنسی انداز میں اس مسئلے کا جائزہ لے کر ہرقسم کے انجکشن کو ممنوع قرار دیا ہے۔ میں دین کا ادنیٰ طالب علم ہوں مگر مجھے مذکورہ راے میں زیادہ وزن محسوس ہوتا ہے۔ آخر میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ جن چیزوں کی ممانعت قرآن وحدیث اور اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے، ان پر بحث کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔ اگر یہ ممانعت بعد میں علما کی طبی معلومات کی بنیاد پر عائد کی گئی ہے تو اس پر بحث کی گنجایش ہے اور ہرایک کی راے میں تبدیلی کا امکان موجود ہے۔